شیخ شیوخ العالم حضرت بابا فرید گنجشکر قدس اللہ سرہ العزیز کا جدّی مستقر اور مقامِ ولادت

مولانا اخلاق حسین دہلوی

حضرت بابا صاحبؒ کے جدّی مستقر اور مقامِ ولادت کے باب میں تین قدیم ترین اور اہم ترین بیانات دستیاب ہوتے ہیں اور وہ ایسے جلیل القدر بزرگوں کے ہیں کہ اُن سے رُوگردانی نہیں کی جاسکتی۔ وہ صادق القول بھی ہیں اور واقفِ حال بھی اور انھیں قربِ زمانہ کا شرف بھی حاصل ہے۔ ان میں سے سب سے پہلے بزرگ سلطان المشائخ حضرت محبوبِ الٰہی نظام الدین اولیارؒ ہیں۔ آپ نے حضرت بابا صاحبؒ کے جدّی مستقر اور مقامِ ولادت سے متعلق فرمایا ہے:۔

کھوتیوال کہ معاش کمتر باشد و مقام مجہول است۔۔۔ و آں مقام از ملتان نزدیک است (سیر الاولیار قلمی مخطوطہ ۱۰۴۰ھ)

کوٹھے والا کہ جہاں گذر کے اسباب بہت ہی کم ہیں اور وہ غیر معروف مقام ہے۔۔۔ اور وہ مقام ملتان سے قریب ہی ہے۔

کھوتیوال مفرس ہے کوٹھے والی کا جسے صاحب سیر الاولیار نے کھوتیوالا (کوٹھے والا) بھی لکھا ہے۔ حضرت محبوبِ الٰہیؒ نظام الدینؒ اولیار نے بعض دیگر امور کی نشاندہی بھی فرمائی

ہے اور وہ یہ کہ معاش کمتر باشد جس سے یہ واضح ہے کہ اس عہد میں اس مقام کا تعلق تو آبادیات سے تھا اور ممکن ہے کہ یہ مقام دریا کا شکم رہا ہو، ور اسے قابلِ کاشت بنایا جا رہا ہو، رقبہ بھی وسیع ہو۔ اس اعتبار سے اس پر معاش کمتر کا اطلاق ہوتا ہو کیونکہ نو کاشت اراضی پیداوار کے اعتبار سے کمزور ہوتی ہے۔ یہ بھی ہے کہ یہ مقام نہ کاروباری مرکز تھا اور نہ تجارتی منڈی کہ اسباب معاش بیشتر ہوتے لہٰذا معاش کا کمتر ہونا حالات کے عین مطابق ہی ہے۔ البتہ سیاسی اعتبار سے اس مقام کا موقف کچھ ایسا ہو سکتا ہے کہ وہاں کسی ستعد و معتمد اور کار آزمودہ قاضی کا تقرر مناسب ہو اور اس عہد میں کسی قاضی مقرر کیا جاتا تھا۔ یہ بھی ہے کہ اس عہد میں تارک وطن۔ لائق اشخاص کو بطور مدد معاش سہارا دینے کے لئے مواقع فراہم بھی کئے جاتے رہتے تھے حضرت بابا صاحبؒ کے جدِ بزرگوار حضرت قاضی شعیبؒ کے ترک وطن کا زمانہ عہد خسرو شاہ غزنوی (۵۴۷/۱۱۵۲ تا ۵۵۵/۱۱۶۰ھ) ہے اور اس عہد میں حالات کی خرابی کی وجہ سے غزنی اور کابل سے جوق در جوق خاندان ترک وطن کر کے پنجاب میں آ بسے تھے۔

مقامِ مجہول سے مذکورۂ بالا حالات کی مزید تصدیق ہوتی ہے اور یہ واضح ہوتا ہے کہ تاریخی اعتبار سے یا کسی اور اعتبار سے اس مقام کی کوئی اہمیت و شہرت، نہیں تھی۔ نہ کوئی ایسی شاندار عمارت تھی جو جاذب توجہ ہوتی اور نہ کسی ایسے بزرگ کا مزار تھا جو شہرۂ آفاق اور مرجع خلائق ہوتا۔ نہ سیاسی اعتبار سے وہ مقام کسی معرکۂ کارزار سے متعلق تھا البتہ چٹیل میدان اور کھلا میدان تھا جو قابل کاشت ہوتا چلا تھا۔ ان اعتبارات سے موقف کی خاطر خواہ وضاحت ہو جاتی ہے کہ بلا شبہ مقام مجہول تھا۔

آخری بات جو آپ نے فرمائی وہ یہ ہے کہ از ملتان نزدیک است۔ لفظ نزدیک اس پر دلالت کرتا ہے کہ اظہار قرب کے اعتبار سے اسے قرب اور نواحی پر فوقیت ہے کہ ان سے قرب کی ترجمانی اتنی نہیں ہوتی جتنی نزدیک سے ہوتی ہے۔ اور یہ بلاغتِ کلام کا وصف

ہے۔ مراد یہ ہے کہ کوٹھے والا ملتان کے آس پاس ہی ہے کہیں دُور نہیں ہے اور وہی حضرت بابا صاحبؒ کا جدّی مستقر اور مقام ولادت ہے۔

حضرت محبوبِ الٰہی نظام الدینؒ اولیاء۔ حضرت باباصاحبؒ کی حیات میں بھی اور بعدِ وفات بھی متعدد بار اجودھین (پاکپتن گئے آئے ہیں واقفِ حال اشخاص سے ملاقات کے مواقع بھی میسر آتے رہے ہیں لیکن آپ کا اہم ترین ذریعۂ معلومات حضرت باباصاحبؒ کے حقیقی برادرِ خورد شیخ نجیب الدین متوکلؒ ہیں جو دلی ہی میں رہتے تھے اور آپ کو نوعمری ہی سے ان کی سرپرستی کی سعادت حاصل تھی۔ اس لئے یہ ماننا ہوگا کہ آپ نے جو کچھ فرمایا ہے وہ حق بجانب ہے اور تسلیم کرنا ہوگا کہ حضرت باباصاحبؒ کا جدی مستقر کوٹھے والا ہی ہے جس کا مفرس کہوتیوال اور کہوتیوالا ہے جو ملتان سے نزدیک ہے۔

دوسرے بزرگ حضرت مخدوم نصیر الدین چراغ دہلیؒ یہ فرماتے ہیں:۔

والد شیخ الاسلام فرید الدین قدس سرہٗ قاضی کدھے وال بود (خیر المجالس)	شیخ الاسلام حضرت باباصاحبؒ قدس سرہٗ کے والد بزرگوار کوٹھے والا کے قاضی تھے۔

تذکروں میں صراحت ہے کہ حضرت باباصاحبؒ کے جدِ بزرگوار حضرت قاضی شعیبؒ کے بعد حضرت باباصاحب کے والد بزرگوار حضرت قاضی جمال الدین سلیمانؒ کوٹھے والا کے قاضی مقرر ہوئے تھے حضرت مخدوم نصیر الدین چراغ دہلیؒ کے ارشاد کی خصوصیت یہ ہے کہ آپ نے مقام کا وہ نام فرمایا ہے جو اس کا مقامی نام ہے اور جو عام بول چال میں مروج تھا اور ہے یعنی کوٹھے وال (کوٹھے والا) جسے صاحبِ سیر الاولیاءؒ نے دونوں ہی طرح لکھا ہے کہوتیوال اور کہوتیوالا اور حضرت مخدوم نصیر الدین چراغ دہلیؒ کے ارشاد سے کامل تصدیق ہو جاتی ہے کہ کہوتیوال اور کہوتیوالا مفرس ہیں کوٹھے وال اور کوٹھے والا کے۔

تیسرے باکمال اہلِ قلم اور اولین تذکرہ نگار امیر خورد کرمانیؒ لکھتے ہیں:۔

قضائے کہوتیوال کہ از ملتان نزدیک است	کوٹھے والا جو ملتان سے قریب ہی ہے
بقاضی شعیب مفوض شد و اں جا سکونت کرد	اس کا منصب قضا قاضی شعیب رحمۃ اللہ علیہ

حق تعالیٰ از دودمان این بزرگ بادشاہے
پیدا آورد یعنی شیخ شیوخ العالم فریدالحق و
الشرع والدین قدس اللہ سرہٗ العزیز۔

(جدِ حضرت باباصاحبؒ) کو تفویض ہوا اور انھوں
نے وہیں سکونت اختیار کرلی۔ اللہ تعالیٰ نے ان
بزرگ کے خاندان سے ایک بادشاہ پیدا فرمایا
یعنی حضرت باباصاحبؒ کو تولد فرمایا۔

(سیر الاولیا قلمی مخطوطہ ۴۰-۴۱ ایشیاٹک سوسائٹی کلکتہ انڈیا)

امیر خورد کرمانیؒ وہ باکمال اہل قلم ہیں جنھوں نے حضرت محبوب الٰہی نظام الدین اولیاءؒ کے سایۂ عاطفت میں پرورش پائی تھی۔ اور ان کے دادا بزرگوار مدت العمر مع اہل و عیال حضرت باباصاحبؒ کی خدمت میں رہے تھے اور باہم گھر کے سے تعلقات تھے اور امیر خورد کرمانی کے والد بزرگوار حضرت باباصاحبؒ کے گودیوں کے کھلائے تھے۔ اور یہ دونوں بزرگ یعنی امیر خورد کرمانی کے آب وجد اکثر چشت و خراسان اور پنجاب و اودھ کا سفر کرتے رہتے تھے۔ امیر خورد کرمانیؒ اولین تذکرہ نگار ہیں جنھوں نے مشائخ چشت کے حالات سے سیر الاولیا کو زینت بخشی ہے۔ ان کی یہ کتاب اولین و قدیم ترین مستند تذکرہ مانی جاتی ہے اور مانی جاتی رہی ہے۔ انھوں نے جو کچھ لکھا ہے اپنے آب وجد کی اور دیگر جلیل القدر و معتبر بزرگوں کی روایت سے لکھا ہے جن سے انھیں فیض صحبت بھی حاصل تھا۔ البتہ انھوں نے کہوتیوال اور کہوتیوالا لکھا ہے جس کی وضاحت حضرت مخدوم نصیر الدین چراغ دہلیؒ کے بیان سے ہوجاتی ہے کہ یہ دونوں لفظ مفرس ہیں کوٹھے والی اور کوٹھے والا کے۔

بہرحال انھوں نے یہ بتا دیا ہے کہ کوٹھے والا جو ملتان سے قریب ہے وہی حضرت باباصاحبؒ کا جدی مستقر ہے اور وہی حضرت باباصاحبؒ کا مقام ولادت ہے۔ اور اس نقطۂ نظر سے بعد کے قدیم و معتبر تذکرے بھی متفق ہیں۔ ان تینوں اہم ترین بزرگوں کے بیانات کی موجودگی میں جو ہر اعتبار سے معتبر اور قرب زمانہ کے شرف سے مشرف ہیں صدیوں بعد کے کسی نامعتبر اور ناواقف حال لکھنے یا کہنے والے کے بیان کو نہ تو ترجیح ہوسکتی ہے نہ اس کا

بیان قابلِ قبول ہو سکتا ہے۔ لہٰذا یہ تسلیم کرنا ہوگا کہ حضرت بابا صاحبؒ کا جدی مستقر اور مقام ولادت کوٹھے والا ہے جو ملتان شہر سے نزدیک ہے اور اس راستے پر ہے جو ملتان سے دہلی آتا تھا جس کے نشان منزل اب تک پائے جاتے ہیں۔ اور کوٹھے والا ہی میں حضرت بابا صاحبؒ کے والد بزرگوار حضرت قاضی جمال الدین سلیمانؒ کا مزار پُرانوار ہے جو مرجع خلائق ہے۔ جس کی زیارت کی سعادت راقم کو بھی حاصل ہے۔

نوٹ:۔ کوٹھے والا ملتان شہر سے جانب مشرق دس بارہ میل کے فاصلے پر سنت بدھلہ روڈ پر ہے۔